© rasailojaraid.com

اس وقت میرے سامنے 3 فروری کا روزنامہ پاکستان پڑا ہوا ہے اس کے آخری صفحہ پر دو کالمی خبر لگی ہے کہ لاہور میں بسنت کی تیاریاں عروج پر پہنچ گئی ہیں اور یوم یکجہتی کشمیر پس منظر میں چلا گیا ہے۔ 5 فروری (یوم یکجہتی کشمیر) کے بجائے بسنت کیلئے خصوصی تقریبات کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ جن میں اعلیٰ شخصیات شریک ہونگی۔ اور ساتھ ہی اس دکھ اور کرب کا اظہار کیا گیا ہے کہ پاکستان کے دل لاہور پر کشمیر سے بہنے والا لہو اثر انداز ہوتا دکھائی نہیں دے رہا۔

کدوں سمجھو گے؟

اس وقت پورے عالم اسلام کی حالت یہ ہے کہ وہ عالم کفر اور صلیبیوں کی یلغار کی زد میں ہیں۔ مگر مسلم حکمران ہیں کہ خواب غفلت میں پڑے انجام سے بے فکر خراٹے لیتے ہیں۔ البتہ پاکستانی حکمرانوں کی حالت ان سے قدرے مختلف ہے کہ اپنا دفاع، تحفظ اور بچاؤ کی منصوبہ بندی کرنے کی بجائے رنگ و راگ کی محفلیں سجانے اور جشن منانے میں مصروف ہیں۔ اور پھر حد یہ ہے کہ پوری قوم کو اس بے غیرتی اور بے حیائی کی دلدل میں زبردستی دھکیلنے کی کوششیں پورے اہتمام سے جاری ہیں۔ اور روز افزوں ان میں اضافہ ہی ہوتا چلا جا رہا ہے۔ جو لوگ اپنی دنیاوی منفعت کیلئے اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے خون سے ہولی کھیلنے کیلئے اپنے کندھے پیش کریں اور اپنی قوم کے بیٹوں کو دشمن کے حوالے کر دیں، اور اپنی ہی بہو بیٹیوں کی عزت و عفت کی نگرانی کی بجائے چادر اور چار دیواری کے تقدس کو پامال کرتے ہوئے بدمعاشی کا ثبوت دیں ان سے یہ توقع کیسے کی جا سکتی ہے کہ کشمیر کی وادی میں بہنے والا خون ان کے دلوں پر اثر انداز ہوگا۔ یا پھر شاید اس طبقہ (کہ جسے اعلیٰ کہا جاتا ہے حالانکہ بعض وجوہ سے یہی طبقہ کائنات کا بدترین اور ذلیل ترین طبقہ ہے) کے سینوں میں گوشت نہیں کسی اور ہی چیز سے بنا ہوا دل ہے۔

لیکن ذرا ایک لمحہ کیلئے رک کر سوچنے غور کیجئے کہ یہ جرم صرف حکمرانوں کا ہی ہے ہمارا اس میں کوئی حصہ نہیں؟ تو شاید ہم اس کا جواب اپنے ضمیر سے مثبت نہ پاسکیں۔ جہاں قوم اجتماعی طور پر برائیوں کے اندھے کنویں میں گرتی جا رہی ہو اور رسم و رواج اور شغل میلہ کے نام پر لاکھوں نہیں کروڑوں روپیہ خرچ کر دیتی ہو۔ نوجوان گلی کوچوں، چوکوں اور چوراہوں میں بے ہودگی اور لچر پن کا مظاہرہ کرنا اپنا وطیرہ بنالیں۔ کسی کی عصمت و عزت کی پامالی اپنا حق سمجھا جانے لگا ہو۔ والدین اولاد کی عزت کے تحفظ کی فکر میں قبل از وقت بوڑھے ہو جاتے ہوں۔ وہاں کشمیر سے بہنے والا خون کس طرح اثر پذیر ہوگا اور پھر ان سب برائیوں اور بے حیائی و فحاشی کے کاموں کے فروغ میں اخبارات مہمیز کا کام دیتے ہوں جس اخبار کی خبر کا تذکرہ ہو رہا ہے۔ اسی اخبار کی اسی اشاعت میں فلمی اشتہارات کے علاوہ جشن بہاراں کے رنگین میوزیکل شوز کے ایک سے زائد اشتہار شائع ہوئے ہیں۔

کیا ہم نے کبھی گریباں میں جھانک کر دیکھا ہے کہ کشمیر سے بہنے والے خون کی دلوں پر اثر اندازی کیلئے ہم نے کتنا اور کیا کردار ادا کیا ہے؟ اور کبھی یہ فکر بھی کی ہے کہ ہم کیا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ یا صرف پیسہ کمانے کی دوڑ لگی ہوئی ہے۔ حکمران اپنے انداز اور طاقت کے مطابق سمیٹ رہے ہیں تو اخبارات و رسائل اور ویڈیو شاپس کے مالکان بھی اپنی جیبیں بھرنے کی فکر میں ہیں۔ ایسی صورت میں کشمیر سے بہنے والا خون کن دلوں پر اثر انداز ہو؟

© rasailojaraid.com